بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ
بروز جمعہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	یکم رمضان ۱۳۹۱ھ ۔ ۲۲؍اخاء ۱۳۵۰ ہش ۔ ۲۲؍اکتوبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے نفس کی پاکیزگی کا فکر کرو اور گناہوں سے بچنے کیلئے دعائیں کرتے رہو

اگر تم ایسا کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پاک کر دے گا اور تمہارا متکفّل اور متولّی ہو جائیگا

"انسان اگر اپنے نفس کی پاکیزگی اور طہارت کی فکر کرے اور اللہ تعالیٰ سے دُعائیں مانگ کر گناہوں سے بچتا رہے تو اللہ تعالیٰ یہی نہیں کہ اس کو پاک کر دے گا بلکہ وہ اُس کا متکفل اور متولی بھی ہو جائے گا اور اسے خبیثات سے بچائے گا۔ الخبیثٰت للخبیثین کے یہی معنے ہیں۔ اندرونی معصیت، ریاکاری، عُجب، تکبّر، خوشامد، خود پسندی، بدظنّی اور بدکاری وغیرہ وغیرہ خباثتوں سے بچنا چاہیئے۔ اگر وہ اپنے آپ کو ان خباثتوں سے بچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو پاک و مطہر کر دے گا۔

مگر ضروری امر یہ ہے کہ پہلے یہ سمجھ لے کہ تقویٰ کیا چیز ہے اور کیونکر حاصل ہوتا ہے۔ تقویٰ یہ ہے کہ باریک در باریک پلیدگی سے بچے اور اس کے حصول کا یہ طریق ہے کہ انسان ایسی کامل تدبیر کرے کہ گناہ کے کنارہ تک نہ پہنچے۔ اور پھر نری تدبیر ہی کو کافی نہ سمجھے بلکہ ایسی دُعا کرے جو اس کا حق ہے، گداز ہو جاوے۔ بیٹھ کر، سجدہ میں، رکوع میں، قیام میں اور تہجد میں غرض ہر حالت اور ہر وقت اسی فکر و دُعا میں لگا رہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ اور معصیت کی خباثت سے نجات بخشے۔ اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے کہ انسان گناہ اور معصیت سے محفوظ اور معصوم ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں راستباز اور صادق ٹھہر جاوے لیکن یہ نعمت نہ تو نری تدبیر سے حاصل ہوتی ہے اور نہ نری دُعا سے، بلکہ یہ دُعا اور تدبیر دونوں کے کامل اتحاد سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جو شخص نری دُعا ہی کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ شخص گناہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کو آزماتا ہے۔ ایسا ہی جو نری تدبیر کرتا ہے اور دُعا نہیں کرتا وہ بھی شوخی کرتا اور خُدا تعالیٰ سے استغنا ظاہر کر کے اپنی تجویز اور تدبیر اور زورِ بازو سے نیکی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن مومن اور سچے مسلمان کا یہ شیوہ نہیں، وہ تدبیر اور دُعا دونوں سے کام لیتا ہے۔ پوری تدبیر کرتا ہے اور پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ کر دُعا کرتا ہے اور یہی تعلیم قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ میں دی گئی ہے چنانچہ فرمایا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نستعین۔ جو شخص اپنے قویٰ سے کام نہیں لیتا وہ نہ صرف اپنے قویٰ کو ضائع کرتا اور اُن کی بے حرمتی کرتا ہے بلکہ وہ گناہ کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۳۷-۳۳۸)

126

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۱؍اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۲۰؍اخاء کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔
حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ
احباب حضور کی صحت و عافیت اور سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

کل ۲۰؍اخاء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صحت کی کمزوری کے باعث تشریف نہ لا سکے۔ حضور کی ہدایت پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے مقامی احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ مستورات کے لئے پردہ کا بھی انتظام تھا۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ جو کہ چوہدری حبیب اللہ احمدی صاحب نے کی۔ جس کے بعد الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقدس منظوم کلام ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں محترم خان بشیر احمد خان صاحب رفیق سابق امام مسجد لنڈن نے حضرت سید احمد صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے کارنامے کے موضوع پر اور مکرم مولوی رفیق احمد صاحب جاوید مربی سلسلہ نے الحیاۃ الآخرۃ کے زیر عنوان اپنے مقالے پڑھ کر سنائے۔

آخر میں صاحب صدر نے مختصر تقریر کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔

ضروری اعلان

احباب "تعلیم القرآن" اور "وقف عارضی" وغیرہ کے متعلق جملہ خط و کتابت ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کے نام پر فرمایا کریں۔ پتہ لکھتے وقت (تعلیم القرآن) کے الفاظ ضرور لکھے جائیں تا آپ کے خطوط بلا تاخیر نظارت ہذا میں پہنچیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

تقریب رخصتانہ

۱۰؍اکتوبر کو عزیزہ ڈاکٹر عظمت تنویر بنت شیخ روشن دین صاحب تنویر سابق ایڈیٹر الفضل کے رخصتانہ کی تقریب بھلوال میں عمل میں آئی۔ جناب ڈاکٹر عبدالرشید خاں صاحب غوری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھلوال نے اجتماعی دعاء کے بعد برات کو رخصت کیا۔

عزیزہ عظمت تنویر کا نکاح ۱۱؍جولائی ۱۹۷۱ء کو عزیزم حبیب احمد صاحب ثاقب ایم۔اے۔ ابن مکرم شیخ عبداللطیف صاحب ساکن موہلن وال ضلع لاہور کے ہمراہ ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔ احباب دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث خیر و برکت بنائے۔ آمین

(محمد احمد حامی)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ اخاء ۱۳۵۰ ہش

رمضان المبارک کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رات کو اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے۔ اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

شیطانی حملوں سے حفاظت کا نہایت مؤثر ذریعہ

انسان اگر غور کرے تو وہ اس فانی دنیا کی عارضی حیات میں ہر طرف سے خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ جادۂ حیات پر سفر کے دوران قدم قدم پر ٹھوکر کھانے یا ناگہاں سے پوشیدہ کسی گڑھے یا خندق میں گرنے کا احتمال ہمیشہ ہی اس کے شاملِ حال رہتا ہے۔ کچھ بیرونی اور اندرونی دشمن بھی اس پر حملہ آور ہونے کے لئے گھات میں لگے رہتے ہیں۔ حقیقی معنوں میں کامیاب زندگی گزارنے اور عنداللہ فائز المرام ہونے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ ان ٹھوکروں، گڑھوں اور خندقوں سے اور اسی طرح بیرونی اور اندرونی دشمنوں کے ضرر سے بچ کر جادۂ حیات پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے اور بالآخر خاتمہ بالخیر کی منزل پر پہنچ کر ہی دم لے۔ بیرونی دشمن جادۂ حیات کے وہ بھٹکے ہوئے راہی ہوتے ہیں جو اسے صراطِ مستقیم سے ہٹا کر پُرپیچ راہوں کو بھول بھلیوں میں الجھانے کی کوششوں میں لگے رہتے ہیں اور اندرونی دشمن کا کام خود نفسانی خواہشات کر رہی ہوتی ہیں۔ جنہیں خفیہ طور پر شیطان ہوا دیتا اور انکی آگ کو بھڑکاتا رہتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے بموجب اللہ تعالےٰ نے ایک مسلمان کو ان تمام خطرات سے بچنے اور بیرونی اور اندرونی دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے دو ڈھالیں عطا کی ہیں۔ ایک بیرونی ڈھال اور ایک باطنی ڈھال۔ بیرونی ڈھال امام کا وجود ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ یعنی امام ڈھال ہوتا ہے اُس کے پیچھے رہ کر بیرونی اور اندرونی دشمنوں سے جنگ کی جاتی ہے۔ اس ڈھال کی حفاظت انسان کو میسّر نہیں آتی جب تک کہ وہ امامِ وقت (یعنی مامور من اللہ یا اُس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ جو بھی اُس وقت موجود ہو) کی کامل اتباع کر کے اُس کے نقشِ قدم پر قدم رکھنے کے لئے تیار نہ ہو۔ جب وہ اطاعت میں کمال حاصل کر لیتا ہے تو وہ پوری طرح ڈھال کے پیچھے آجانے کے باعث اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے حملوں اور ہر قسم کے خطرات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ انہی معنوں میں امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے اپنے آپ کو اِس زمانہ کا حصنِ حصین قرار دیا اور فرمایا جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ اِسی طرح ایک اور جگہ فرمایا کہ اِسی تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہی ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے، وہ اُن گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔

امام وقت کے علاوہ جس کا وجود بحیثیت مجموعی تمام مومنوں کے لئے ایک ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک باطنی ڈھال کا بھی ذکر فرمایا ہے جو انفرادی طور پر ہر مومن کو عطا کی گئی ہے، اور وہ ہے روزہ۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ یعنی روزہ اپنی ذات میں ہر مومن کے لئے ایک باطنی ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے جو اُسے نفسانی خواہشات کی شکل میں ظاہر ہونے والے شیطانی حملوں سے بچاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں انسان پورے عزم اور تعہد کے ساتھ حرام چیزوں سے ہی پرہیز نہیں کرتا بلکہ وہ خدائی حکم کی تعمیل میں حلال چیزوں کو بھی وقتی طور پر ترک کر دیتا ہے۔ جب وہ حلال چیزوں سے بھی اپنے نفس کو روک لیتا ہے تو پھر اس کے لئے بدرجہ اَولیٰ یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ جن چیزوں کو اللہ تعالےٰ نے حرام قرار دیا ہے اور جن بُری باتوں کے ارتکاب سے اُس نے منع فرمایا ہے، وہ ان کے قریب بھی نہ پھٹکے۔ اِس طرح روزہ اس کے لئے صحیح معنوں میں ایک ڈھال بن جاتا ہے۔ جس کے پیچھے رہ کر وہ شیطان اور اس کے پیدا کردہ وساوس سے کامیاب طور پر جنگ کر سکتا ہے اور اسے شکست دے کر اُس پر ہمیشہ ہمیش کے واسطے غلبہ پا سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان محض ظاہر داری اور دکھاوے کے لئے روزہ نہ رکھے بلکہ روزہ کو اس کی جملہ شرائط کے ساتھ پُورا کرے۔

لیکن روزہ کو اس کی جملہ شرائط کے ساتھ رکھنا اور پورا کرنا آسان امر نہیں ہے۔ اس کی توفیق کا ملنا اِس امر پر موقوف ہے کہ انسان اُس ڈھال کی حفاظت میں آکر جو امامِ وقت کے وجود میں اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے، روزہ کی باطنی ڈھال سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرے۔ جب وہ اِس بیرونی ڈھال کے پیچھے رہ کر روزے رکھے گا، تو اُسے پوری شرائط کے ساتھ روزے رکھنے کی توفیق ملے گی۔ اور روزے اُس کے لئے حقیقی معنوں میں ایک باطنی ڈھال بن کر اسے شیطانی حملوں سے کلّی طور پر محفوظ کر دیں گے اور اسے اِس قابل بنا دیں گے کہ مقربینِ الٰہی میں اس کا شمار ہو اور وہ آتشِ دوزخ سے محفوظ ہو کر جنّت کی نعماء کا مستحق قرار پائے۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امامِ وقت کی اطاعت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"خوب یاد رکھو اطاعت، اطاعت، اطاعت خلاصہ ہے دین کا۔ جو شخص ..... اطاعت نہیں کرتا وہ سمجھ لے کہ اس کی نمازیں اور اس کے روزے اور اس کا ایمان اُسے کوئی فائدہ نہ دے سکے گا۔ وہ کفر کی سرحد پر کھڑا ہے اور ایک دھکے سے کافروں میں جا گرے گا۔ اور اس کی نمازیں اور اس کے روزے اور اس کی زکوٰة اور اس کے صدقات اس کے کسی کام نہ آسکیں گے۔" (الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۴۴ء)

پس زندگی میں کامیاب و کامران ہونے کے لئے اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ اور اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ کی رُو سے اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ دونوں ڈھالوں سے فائدہ اُٹھانا ضروری ہے۔ روزہ کی باطنی ڈھال سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھانے کی اُسی وقت توفیق ملتی ہے، جب امام وقت کی ڈھال کے پیچھے رہتے ہوئے اِس باطنی ڈھال سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی جائے۔

رمضان کا بابرکت مہینہ جو فضل و رحمت کے نزول کا مہینہ ہے شروع ہو چکا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم امامِ وقت کی اُس ڈھال کے پیچھے رہتے ہوئے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضلِ خاص کے ماتحت ہمیں عطا کی ہے، روزوں کی باطنی ڈھال سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں تاکہ ہم شیطانی حملوں سے کلّی طور پر محفوظ رہتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی حفاظتِ خاص میں آجائیں۔ رمضان کا بابرکت مہینہ ہمیں یہ باطنی ڈھال عطا کرنے ہی آیا ہے۔ ہم اِس ڈھال سے اسی صورت میں فائدہ اُٹھا سکتے ہیں کہ ہم رمضان کے روزے پورے عزم و تعہد اور پوری شرائط کے ساتھ رکھیں اور رمضان کی تمام مخصوص عبادات صدقِ دل سے بجا لائیں۔ خدا ممسک اور بخیل نہیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو وہ اپنے وعدہ کے بموجب ہمارے گھروں کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے بھر دے گا انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عدل و انصاف

(مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات وہ ہستی ہے جس کی ثناخواں نہ صرف کائنات کی ہر چیز ہے بلکہ خود خالق کائنات بھی ہے اور اس حقیقت کا اظہار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک عربی کے شعر میں اس طرح کیا ہے فرماتے ہیں:-

ویحمدک اللہ الوحید وجندہ
ویثنی علیک الصبح اذھو یجشر

دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مخلوق خدا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے ہیں اور ان میں سے صرف ایک نبی والا شان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ جاہ و جلال کے نبی ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ یقیناً آپ عظیم اخلاق کے حامل ہیں اور بلا شک عظیم اخلاق کا حامل نبی ہی وہ واحد نبی ہے جس نے اپنی بعثت کی غرض ہی یہ بیان فرمائی کہ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاق میری بعثت کی غرض ہی یہ ہے کہ اخلاق عالیہ کی تکمیل کروں اور جو اخلاق عالیہ قرآن کریم نے بیان فرمائے ہیں۔ دنیا کی کوئی اور کتاب اس کا عشر عشیر بھی بیان کرنے سے قاصر ہے اور تمام انبیاء کرام اور مصلحین عالم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی اس لحاظ سے علانیہ ممتاز نظر آتی ہے کہ آپ خود اپنی تعلیم کا آپ نمونہ تھے۔ اخلاق و عمل کا جو نکتہ آپ دوسروں کو سکھاتے تھے آپ خود اس کی عملی تصویر بن جاتے تھے بیوی سے بڑھکر انسان کے اخلاق کا اور کون راز دان ہو سکتا ہے۔ چند اصحاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ کے اخلاق و عادات کے متعلق استفسار کیا تو آپ نے فرمایا کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن یعنی جن کی تعلیم کتاب اللہ میں دی گئی ہے، آپ اُس کی من وعن عملی تصویر تھے۔

اس اسوۂ حسنہ اور مکمل نمونہ کی خاطر ہی کائنات کیا بلکہ تمام عالمین کو پیدا کیا گیا ہے جیسے کہ خود حدیث قدسی لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ اس پر شاہد ناطق ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کیا لطیف ارشاد فرمایا ہے۔

تَمَّتْ عَلَیْہِ صِفَاتُ کُلِّ مَزِیَّۃٍ
خُتِمَتْ بِہٖ نَعْمَاءُ کُلِّ زَمَانٖ

آپ کے وجود میں ہر قسم کی فضیلت کی صفات اپنے کمال کو پہنچ گئی ہیں اور زمانہ کی نعمتیں آپ کی ذات پر ختم ہیں۔

ہر مسلمان کا یہ جزو ایمان ہے کہ ہادی برحق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مثیل نہیں۔ آپ آئے تو طاغوت و عدوان کی تاریکیاں کافور ہوئیں۔ آپ نے انسان کو قعر مذلت سے نکالا اور شرف انسانیت سے ہمکنار کیا اس کے سینے کو وسوسوں اور توہمات سے پاک کیا اور اس کے ذہن کو حقانیت کے نور سے منور کیا۔ خوب اور ناخوب کی تمیز سکھائی گناہ و ثواب اور اوامر و نواہی سے آگاہ کیا۔ اسے زندگی کے افعال و اشغال میں توازن قائم کرنے اور انفرادی اور اجتماعی زندگی میں عدل و اعتدال برتنے کے قابل بنایا۔ رنگ و نسل کے امتیازات معدوم کئے ذات پات کے بکھیڑوں کو ختم کیا۔ صبر و وفا۔ حلم و استغنار کی تعلیم دی نہ صرف حقوق العباد اور حقوق اللہ کا تعین کیا بلکہ ان میں ترجیحات قائم کیں۔ ماں۔ باپ۔ آل اولاد۔ بہن بھائیوں۔ ہمسائیوں مسلمانوں غیر مسلموں غرض پورے معاشرے کے ایک ایک فرد کے انفرادی اور اجتماعی فرائض کا تعین کیا۔ دنیاوی امور و معاملات سلجھائے اور روحانی تسکین کے اصول سمجھائے

رسول پاک نے اپنے اسوہ حسنہ احادیث اور سب سے بڑھکر قرآن حکیم کی صورت میں وہ انمول اور لازوال خزانہ چھوڑا ہے جو رہتی دنیا تک بنی نوع انسان کی دینی اور دنیوی فوز و فلاح کی کفالت کرتا رہے گا۔

کسی بھی معاملے میں کوئی نظیر تلاش کرنا ہو رہنمائی اور دستگیری کی طلب ہو تو حضور سرور کائنات کے سوا کون ہے۔ امور مملکت ہوں۔ معاملات معیشت ہوں . . . . . . امور معاشرت ہوں فرد اور اجتماع کے فرائض ہوں۔ کوئی گوشہ اور کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ آپ کے فرمودات اور آپ کی تعلیمات ہمارے لئے مصدر ہدایت نہ ہوں۔

دنیا مادی اعتبار سے خواہ کیسی محیر العقول ترقی کیوں نہ کرے اور انسان کیسا ہی جامع کمالات کیوں نہ ہو جائے عدل و توازن حق و انصاف اور روحانی عظمت و اطمینان اور باطنی سکون و آسودگی سے متعلق آپ کے بتائے ہوئے ازلی و ابدی اصولوں پر عمل کرکے اور ان کے مطابق ڈھالی ہوئی آپ کی حیات مقدسہ کی پیروی کرکے ہی انسان تمدن و معاشرت کو بے عیب بنا سکتا ہے۔

اس سلسلہ میں خاکسار حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عدل و انصاف کے متعلق چند باتیں پیش خدمت کرتا ہے۔

۱۔ کوئی شخص گوشہ نشین ہو کر بیٹھ جائے تو اس کے لئے عدل و انصاف سے کام لینا نہایت آسان ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب کے سینکڑوں قبائل سے کام پڑتا تھا جو ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے اور ایک کے موافق فیصلہ کرنا یقیناً دوسروں میں عداوت کی آگ بھڑکانے کے مترادف تھا دوسرے عربوں میں لحاظ داری اور سفارشوں کا قبول کرنا ایک عام مرض تھا عرب کا کیا ذکر ہے۔ اس زمانہ کے متمدن ممالک میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ بڑے آدمیوں کو سزا دیتے وقت جھجکتے ہیں اور چھوٹوں کو سزا دیتے وقت نہیں گھبراتے۔ اس قسم کے حالات میں عدل و انصاف کا جو نمونہ آپ نے دکھایا اس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتی۔

ایک دفعہ ایک مقدمہ آپ کے پاس آیا۔ ایک عورت نے جو خاندان مخزوم سے تھی چوری کی۔ قریش کی عزت کے لحاظ سے لوگ چاہتے تھے کہ وہ عورت سزا سے بچ جائے اور معاملہ دب جائے حضرت اسامہ بن زید حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص محبوب تھے۔ لوگوں نے انکو مجبور کیا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کی سفارش کریں حضرت اسامہ نے بات شروع ہی کی تھی کہ آپ کے چہرہ پر غصہ کے آثار ظاہر ہوئے اور آپ نے فرمایا اُسامہ! یہ کیا کہہ رہے ہو پہلی قومیں اسی طرح تباہ ہوئیں کہ وہ بڑے لوگوں کا لحاظ کرتی تھیں اور چھوٹوں پر ظلم کرتی تھیں اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا اور میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی اس قسم کا جرم کرتی تو میں اسے سزا دیئے بغیر نہ رہتا۔

۲۔ بدر کی جنگ میں حضرت عباسؓ جو مشرکین مکہ کی طرف سے جنگ میں شریک ہوئے تھے۔ قید کئے گئے تھے اور دیگر قیدیوں کے ساتھ ان کو بھی مسجد نبوی کے ستونوں کے ساتھ رسیوں میں جکڑ کر رکھا گیا تھا۔ رسیاں اس قدر سختی سے باندھی گئی تھیں کہ حضرت عباس کراہ رہے تھے اور چونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ ان کے کراہنے سے آپکو تکلیف ہو رہی تھی۔ صحابہ نے اس تکلیف کا احساس کرتے ہوئے حضرت عباس کے ہاتھوں کی رسیاں کھول دیں جس سے کراہنے کی آواز بند ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا جیسے میرے رشتہ دار ویسے ہی دوسروں کے رشتہ دار ہیں یا تو میرے چچا کو بھی رسیوں سے باندھ دو یا تمام قیدیوں کی رسیاں کھول دو صحابہ کو چونکہ آنحضرت صلعم کی تکلیف کا احساس تھا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم پہرہ سختی سے دے لیں گے لیکن سب قیدیوں کی رسیاں ہم کھول دیتے ہیں۔ چنانچہ سب قیدیوں کی رسیاں انہوں نے کھول دیں۔

۳۔ عدل و انصاف کا خیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے موقع پر بھی ویسا ہی رکھا جیسا کہ امن اور صلح کے زمانہ میں قائم کیا۔ ایک دفعہ آپ نے چند صحابہ کو خبر رسانی کے لئے بھیجا۔ دشمن کے کچھ آدمی اُن کو حرم کی حد میں مل گئے صحابہ نے اس خیال سے کہ اگر ہم نے ان کو زندہ چھوڑ دیا تو یہ مکہ والوں کو خبردار کر دیں گے اور ہم مارے جائینگے اُن پر حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں کفار کا ایک آدمی مارا گیا جب یہ خبر رسانی والا قافلہ واپس مدینہ ہوا تو اہل مکہ کا ایک وفد بھی اس کی شکایت لے کر دربار رسالت میں پہنچا اور عرض کی کہ انہوں نے حرم کے اندر ہمارے آدمی کو مار دیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں جو لوگ حرم کے اندر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مخلص صحابہ پر ظلم کرتے رہتے تھے۔ انکو جواب تو یہ ملنا چاہیئے تھا کہ تم نے کب حرم کا احترام کیا ہے کہ تم ہم سے حرم کے احترام کی امید رکھتے ہو۔ مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جواب نہیں دیا بلکہ فرمایا کہ ہاں بے انصافی ہوئی ہے کیونکہ ممکن ہے اس خیال سے کہ حرم میں وہ محفوظ ہیں انہوں نے اپنے بچاؤ کی پوری کوشش نہ کی ہو اس لئے آپ لوگوں کو خون بہا دیا جائے گا چنانچہ آپ نے قتل کا وہ فدیہ جس کا عرب میں دستور تھا ان کے ورثاء کو ادا کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۔ خیبر کے یہودیوں سے جب صلح ہو کر وہاں کی زمین مجاہدین میں تقسیم کر دی گئی تو حضرت عبداللہ بن سہل ایک دفعہ کھجوروں کی بٹائی کے لئے گئے۔ محیصہ ان کے چچیرے بھائی بھی ساتھ تھے۔ عبداللہ ایک گلی میں جا رہے تھے کہ کسی نے ان کو قتل کر کے لاش ایک گڑھے میں ڈال دی۔ حضرت محیصہ نے دربار رسالت میں استغاثہ کرتے ہوئے داد رسی چاہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قسم کھا سکتے ہو کہ یہودیوں نے ان کو قتل کیا ہے۔ محیصہ نے عرض کی میں نے آنکھوں سے نہیں دیکھا۔" آپ نے فرمایا تو یہود سے حلف لیا جائے۔ محیصہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہودیوں کی قسم کا اعتبار کیا یہ سو دفعہ جھوٹی قسمیں کھا لیں گے۔

اب حقیقت یہ ہے کہ خیبر میں یہود کے سوا اور کوئی قوم آباد نہیں تھی۔ یہ یقینی تھا کہ یہودیوں نے ہی حضرت عبداللہ بن سہل کو قتل کیا ہے تاہم چونکہ کوئی عینی شہادت نہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے تعرض نہیں فرمایا اور خون بہا کے سو اونٹ بیت المال سے دلوائے۔

اس عدل و انصاف کا ہی یہ اثر تھا کہ مسلمان تو ایک طرف۔ یہود بھی جو قرآنی آیت ولتجدن اشد الناس عداوۃ کے مطابق آپ کے شدید ترین دشمن تھے اور ان کی شریعت کے مطابق ان کے فیصلہ جات حضور پُر نور صادر فرماتے۔

۵۔ بزرگان کو امرا عدل و انصاف کا سب سے نازک پہلو یہ ہے کہ خود اپنے مقابلہ میں بھی حق کا رشتہ چھوٹنے نہ پاتے ایک بار آپ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے لوگوں کا گرد و پیش ہجوم تھا اور اسی ازدحام میں ایک شخص منہ کے بل آپ پر گرا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں اس وقت ایک پتلی سی لکڑی تھی جس کا سرا اتفاق سے اس کے منہ میں لگ گیا اور خراش آگئی۔ رسول پاکؐ نے فرمایا مجھ سے انتقام لے لو۔ صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے معاف کر دیا۔

مرض الموت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجمع عام میں اعلان فرمایا کہ اگر میرے ذمہ کسی کا قرض ہو یا اگر میں نے کسی کی جان و مال و آبرو کو صدمہ پہنچایا ہو تو میری جان و مال و آبرو حاضر ہے۔ اس دنیا میں وہ انتقام لے لے۔ مجمع میں سناٹا تھا۔ صرف ایک شخص نے چند درہم کا دعویٰ کیا جو دلوا دیئے گئے۔

آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل اور عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کا ایک اقتباس پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

حضور فرماتے ہیں:۔

میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گذر چکے تھے۔ سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہرگز نہ کر سکتے۔ ان میں وہ دل وہ قوت نہ تھی جو ہمارے نبی کو ملی تھی۔ اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سوء ادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر افترا کرے گا۔ میں نبیوں کی عزت اور حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں۔ لیکن نبی کریمؐ کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزو اعظم ہے اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں۔ بد نصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل مل کر کسی سے ہو سکتا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپ نے آ کر کیا کیا تو انسان وجد میں آ کر اللھم صلی علی محمد کہہ اٹھتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے۔ قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا۔ ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپ کے لئے مخصوصاً فرمایا گیا۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی۔ پوری کامیابی اور پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمدؐ کہلایا صلی اللہ علیہ وسلم .... میں پھر کہتا ہوں کہ کسی نبی کو یہ شوکت یہ جلال نہ ملا جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا۔ بچوں کو اگر ہر روز گوشت کھلاؤ تو وہ گوشت کھانے سے شیر نہ بن سکے گی۔ شیر کا بچہ ہی شیر ہوگا۔ پس یاد رکھو یہی بات سچ ہے کہ اس نام کا مستحق اور واقعی مصداق ایک تھا جو محمدؐ کہلایا یہ داد الٰہی ہے جس کے دل و دماغ میں چاہے یہ قوتیں رکھ دیتی ہے اور خدا خوب جانتا ہے کہ ان قوتوں کا محل اور موقع کون سا ہے ہر ایک کا کام نہیں کہ اس راز کو سمجھ سکے۔

(الحکم مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۰۱ء)

وقفِ عارضی میں حصہ لینا ہر احمدی کیلئے ضروری ہے

جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جس نے قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو

(محترم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف عارضی کی تحریک القاء ربانی سے جاری فرمائی ہے۔ یہ تحریک جماعت میں تعلیم القرآن کی سکیم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کی گئی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس تحریک کو جاری کرتے ہوئے فرمایا۔

"ہمیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے رضاکار چاہئیں جو اپنے اوقات میں سے ایک حصہ قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کے لئے یا جہاں ترجمہ سکھانے کی ضرورت ہو۔ وہاں قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے کے لئے دیں تا یہ اہم کام جلدی اور خوش اسلوبی سے کیا جا سکے۔"

(الفضل ۱۹ر فروری ۱۹۶۶ء)

حضور ایدہ اللہ کی اس تحریک پر جماعت نے والہانہ لبیک کہا۔ اس وقت تک ہزاروں کی تعداد میں جماعت کے مرد اور عورتیں اس تحریک میں حصہ لے چکے ہیں۔ اور لے رہے ہیں۔ اس تحریک کا خلاصہ یہ ہے کہ وقف کرنے والا سال میں کم از کم دو ہفتے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے تعلیم قرآن مجید اور تربیت جماعت کے لئے وقف کرے اور حسب توفیق اپنے خرچ پر مرکز کی طرف سے مقرر کردہ جماعت میں جا کر کام کرے۔ خواتین کو اپنے ہی شہر، قصبہ یا گاؤں میں عورتوں اور بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔

اس بارہ میں حضور نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا۔ نہ مرد نہ عورت، نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔"

(الفضل ۲۷ر جولائی ۱۹۶۶ء)

پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ تعلیم القرآن کے اس مبارک جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ جنہوں نے اس سال ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا وہ جلد از جلد اپنے فارم پُر کر کے نظارت ہذا کو بھجوا دیں تا جن جماعتوں میں وقف عارضی کے وفود بھجوائے جاتے ہیں۔ ان میں ان وفود کی آمد کا تسلسل برابر قائم رہے۔ دس سال کے لئے کم از کم سات ہزار واقفین کی ضرورت ہے۔ امراء و صدر صاحبان نیز مربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ براہ کرم احباب جماعت کو بار بار مؤثر رنگ میں اس تحریک کی طرف توجہ دلاتے رہیں اور مخلصین نے جو اس جہاد میں شریک ہونے کا شوق رکھتے ہیں۔ فارم پُر کروا کر جلد نظارت ہذا کو بھجوائیں۔

خیراتی ٹرسٹ کے وظائف

یہ وظائف کالج کے طلباء کو دیئے جائیں گے۔ تھرڈ ڈویژن درخواست نہ دیں۔

درخواست کا مجوزہ فارم ٹرسٹ مندرجہ بالا کے دفتر سے حاصل کریں۔

وصولی درخواست کی آخری تاریخ ۲۰/۱۲ ہے جو مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجیں۔

SCHOLARSHIP CHARITABLE TRUST PO BOX 194,
80-E/1 MAIN BOULEVARD, GULBURG III
LAHORE

سائنس کے اور ٹیکنیکل طلباء کو ترجیح جو اس وقت وظیفہ لے رہے ہیں وہ سادہ کاغذ پر اپنے پرنسپل صاحب کی معرفت درخواست دیں۔

(ناظر تعلیم)   پ، ٹ ۱۷۱-۱۰-۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ فہرست حفاظ صاحبان برائے تراویح رمضان المبارک

نمبر شمار	جماعت و ضلع	حافظ قرآن
۱	پشاور	مکرم صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب
۲	دارالعلوم غربی ربوہ	" حافظ غلام حسین صاحب
۳	حلقہ شالامار ٹاؤن لاہور	" حافظ عبدالحی صاحب آف گھسیٹ پور
۴	سیالکوٹ شہر	" قاری محمد عاشق صاحب
۵	گوجرخان	" محمد سعید صاحب
۶	کھاریاں	" غلام حسین صاحب چک ۱۵۲ ش
۷	گھسیٹ پور	" محمد شریف صاحب معلم
۸	قلعہ صوبا سنگھ	" احمد رضا طارق صاحب
۹	کروندی ضلع خیرپور	" عزیز احمد صاحب آف چنیوٹ
۱۰	ٹوپی مردان	" قریشی محمد حنیف صاحب
۱۱	منڈی بہاؤالدین شوگر ملز	" عبدالحکیم صاحب گھسیٹ پور
۱۲	خوشاب ضلع سرگودھا	" محمد ذوالفقار احمد صاحب
۱۳	چک ۸۸ لائل پور	" مختار احمد صاحب رفیق

ناظر اصلاح وارشاد

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات میں امتیاز حاصل کرنیوالے اطفال

بصد مسرت اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۵ر احسان (جون) ۱۳۵۰ ہش کو منعقد ہونے والے اطفال کے سالانہ مرکزی امتحانات میں مندرجہ ذیل اطفال نے امتیاز حاصل کیا ہے۔

ستارہ اطفال

اوّل: عزیز مکرم فضل عمر صاحب ٹنڈو غلام علی ضلع حیدرآباد ۹۸/۱۰۰
دوم: " محمد شریف صاحب کرتو۔ ضلع شیخوپورہ ۹۶
سوم: " پرویز احمد صاحب شالامار ٹاؤن لاہور ۹۴

ہلال اطفال

اوّل: " محمد رفیق صاحب نورنگر ضلع تھرپارکر ۹۳
دوم: " محمود احمد صاحب ابن محترم میاں خان صاحب سرگودھا شہر ۹۱
سوم: " بشارت احمد صاحب نورنگر تھرپارکر ۹۰

قمر اطفال

اوّل: " نعیم احمد صاحب سرگودھا شہر ۸۹
دوم: " شہزادہ احمد صاحب لائل پور شہر ۸۶
سوم: " محمد خالد صاحب لطیف نگر تھرپارکر ۸۴

بدر اطفال

اوّل: " نصیر الدین صاحب بھاول سیالکوٹ شہر ۹۵
دوم: " عبدالبصیر صاحب گرمولہ ورکاں گوجرانوالہ ۹۲
سوم: " عبدالمجید صاحب نرگڑی گوجرانوالہ ۹۰

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے امتیاز حاصل کرنے والے اور تمام دیگر کامیاب ہونے والے اطفال کو یہ کامیابی مبارک کرے۔

نوٹ: تمام مجالس کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ کتابچہ "نظام اطفال الاحمدیہ" کے مطابق کامیاب ہونے کے لئے علمی اور عملی ہر دو حصوں میں الگ الگ پچاس فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہے۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ایک عزیز بشیر احمد صاحب شرلفی کی بیوی سخت بیمار ہے اور نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالمجید ناصر محلہ دارالیمن ربوہ)

۲۔ میرے والد محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب پر ۳۱/۸ کو فالج کا حملہ ہوا تھا۔ اب بفضل خدا کچھ فرق پڑا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے (محمود احمد۔ رنگ بازار سیالکوٹ)

۳۔ میری خوشدامن صاحبہ بیوہ محترم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم آج کل زیادہ بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ محمود احمد سعید ربوہ)

۴۔ خاکسار ان دنوں بعض پریشانیوں سے دوچار ہے نیز عاجز کا بڑا لڑکا روزگار کی تلاش میں ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور رحم سے سب پریشانیاں دور فرمائے اور بچے کو باعزت روزگار عطا فرمائے۔ آمین (صلاح الدین سرگودھا)

۵۔ خاکسار کو امسال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے الف اے کے امتحان میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(ذوالقرنین ولد بشیر احمد صاحب صراف۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

۶۔ برادرم ظفر اللہ خان صاحب آف ڈھامکہ ضلع شیخوپورہ۔ دس پندرہ روز سے بعارضہ بخار ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (قمر احمد ۱/۱۶ دارالیمن ربوہ)

۷۔ خاکسار دس روز سے درد گردہ کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خداوند کریم محض اپنے فضل و کرم سے شفاء کاملہ عطا فرمائے (جزاکم اللہ) (محمد منظور احمد خان ایاز۔ ملتان)

دس بھیل مردوں اور عورتوں کا قبول اسلام

مکرم محمد امین صاحب خالد معلم وقف جدید مقیم مٹھی ضلع تھرپارکر لکھتے ہیں کہ:۔

"مورخہ ۱۷/۹/۱۳۵۰ ہش کو دس ہندو بھیل مرد عورتوں اور بچوں نے اسلام قبول کیا۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے (آمین) ان دوستوں میں سے ستہ جی نے ساتھ ہی اعلان بھی کر دیا ہے اور نماز تو دو ماہ پہلے ہی وہ باقاعدگی سے ادا کر رہے تھے ان کی بیوی بھی بڑی مخلص ہے وہ بھی عام اعلان کرتی ہے کہ میں مسلمان ہوں یہ رام نوجوان ناصر احمد صاحب کا چھوٹا بھائی ہے اس نے بھی نہایت شوق سے بیعت کی ہے یہ کوششوں اور بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اسیطرح لودا جی بڑا شریف انسان ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب نومسلموں کو اپنے فضلوں سے نوازے اور ان کی آئندہ نسلیں اسلام کا ستون ہوں۔ (آمین)"

والسلام خاکسار
مرزا طاہر احمد
ناظم ارشاد

ہفتہ تحریک جدید اور وصولی کی اطلاع

جماعتوں نے ہفتہ تحریک جدید یکم تبوک تا ۷ر تبوک (یکم ستمبر تا ۷ر ستمبر ۱۹۷۱ء) منایا ہے۔ مگر کئی جماعتوں کی طرف سے ابھی تک چندہ کی وصولی کی اطلاع نہیں ملی۔ اس لئے التماس ہے کہ ایسی رسیدیں اور جمع شدہ چندہ مرکز میں جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ ۳۱ر اخاء (اکتوبر) کو سال رواں اختتام پذیر ہو رہا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

انتخاب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

آئندہ سال ۵۲-۱۳۵۰ ہش (۷۳-۱۹۷۱ء) کے لئے انتخاب قائدین مجالس کے فارم انتخاب امراء/پریذیڈنٹ صاحبان کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ جن مجالس میں تاحال انتخاب قائد نہیں ہوا۔ وہ فوری طور پر مقامی امیر/پریذیڈنٹ صاحب کی زیر صدارت جملہ خدام کی موجودگی میں انتخاب قائد کروا کر صدر محترم سے منظوری حاصل کر لیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہی قومیں زندگی حاصل کرتی ہیں جو اپنی زندگی کو قوم کی خاطر قربان کرنے کیلئے تیار رہتی ہیں

ہمیں قومی عزت و وقار کی خاطر ہر قربانی اور خدمت کیلئے تیار رہنا چاہیئے

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"وہی قومیں دنیا میں زندگی پاتی ہیں جو اپنی جان کو حقیر سمجھتی ہیں۔ جس قوم میں زندگی کی قیمت آ گئی اس قوم کی زندگی کی کوئی قیمت نہیں رہتی مگر جو قوم موت کو معمولی بات سمجھتی ہے اس قوم کو ابدی حیات حاصل ہو جاتی ہے۔ درحقیقت حیات موت کے گلے ملنے سے ہی میسر آتی ہے۔ دنیا میں زندگی اور باعزت زندگی کا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ سوائے اس کے کہ انسان موت کو قبول کرے جو لوگ موت قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں ان کو اور ان کی اولادوں کو ہمیشہ کی زندگی حاصل ہو جاتی ہے مگر جو اپنے لئے اور اپنی اولادوں کے لئے زندگی تلاش کرتے پھرتے ہیں ان کے پیچھے پیچھے ہر وقت موت دوڑتی رہتی ہے دنیا میں اللہ تعالیٰ نے یہ قانون بنایا ہے کہ جن چیزوں کے پیچھے بھاگو وہ آگے آگے بھاگتی ہیں جو شخص زندگی کے پیچھے بھاگتا ہے زندگی اس کے آگے آگے بھاگتی ہے اور موت اسے آ کر پکڑ لیتی ہے۔ اور جو شخص موت کے پیچھے بھاگتا ہے موت اس کے آگے آگے بھاگتی ہے۔ اور زندگی اُسے آ کر پکڑ لیتی ہے۔ جو قومیں مال اور دولت کے پیچھے بھاگتی ہیں دولت ان کے آگے آگے بھاگتی ہے۔ اور جو لوگ اپنے مال اور دولت کو حقیر خیال کرنے لگ جاتے ہیں انہیں یہ دولت اتنی کثرت سے ملتی ہے کہ ان کے پیچھے پیچھے بھاگی پھرتی ہے زمیندار ہر سال غلہ اپنے گھر سے نکالتا ہے اور زمین پر جا کر پھینک آتا ہے اس کا اپنے گھر سے غلہ نکال کر زمین میں ڈال آنا آخر کیا ہوتا ہے۔ اس غلے کو بظاہر ضائع اور تباہ کرنا ہی ہوتا ہے۔ مگر پھر وہی غلہ اس کے پیچھے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے اگر وہ اس غلے کو بچا کر رکھے تو کیا تم سمجھ سکتے ہو کہ اسے اتنی کثرت سے غلہ مل سکتا ہے اگر وہ کہے کہ میں اپنے دانوں کو کیوں زمین میں ڈالوں معلوم نہیں اگلے سال غلہ پیدا ہو یا نہ ہو یا کیا پتہ وہ سیلاب سے خراب ہو جائے یا پرندے آئیں اور اسے چن چن کر کھا جائیں اور اس طرح غلے کو اپنے گھر میں سنبھال کر رکھ لے تو اس کے گھر میں آئندہ سال کبھی غلہ نہیں آئے گا۔ ہاں جو زمیندار کھیتوں میں اپنے غلہ کو پھینک دے گا اور اس کے ضائع ہونے کی کوئی پرواہ نہیں کرے گا اس کے گھر کثرت سے غلہ آ جائے گا تو وہی قومیں دنیا میں زندگی حاصل کیا کرتی ہیں جو اپنی زندگی کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ قربانی کے بغیر دنیا میں عزت اور نیک نامی حاصل کرنے کا اور کوئی طریق نہیں۔"

(مشعل راہ ص ۳۶۲، ۳۶۳)

درخواست ہائے دعا

۱- چند دنوں سے میری آنکھیں خراب ہیں احباب کرام سے کامل و عاجل شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(ہدایت احمد کاتب الفضل)

۲- خاکسار کا بیٹا نسیم احمد براستہ ایران جرمنی برائے تعلیم گیا ہے۔ سب بھائیوں بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں اس کا نگہبان ہو۔
(محمود احمد ملک اسسٹنٹ انجنیئر ریلوے۔ لاہور)

۳- خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آ رہی ہیں جس کی وجہ سے بڑی پریشانی ہے احباب کی خدمت میں ان کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔
(کلیم اللہ تبسم۔ بیڈن روڈ۔ لاہور)

اٹھو! اور ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ احمدی بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"پس اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو! اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں؟ آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دلائل و براہین اور قربانی اور ایثار اور فدائیت اور صدق و صفا کے ذریعہ اسلام کو باقی تمام ادیان پر غالب کریں گی۔ تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے ہو۔ اور ہم بچے اس سے محروم رہے ہیں۔ آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازہ میں سے داخل ہو کر ثواب کو حاصل کریں۔ اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے ننھے سپاہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین"

(ناظم مال وقف جدید)

خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

ماہ نبوت (نومبر) میں تمام خدام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" کا مطالعہ کریں۔ اور مہینہ کے آخر پر عہدیداران خدام الاحمدیہ اس کتاب کا زبانی یا تحریری امتحان لے کر ہر خادم کے تعلیمی کارڈ میں اس کا اندراج کریں۔

کشتی نوح نظارت اشاعت لٹریچر و تالیف۔ اور الشرکۃ الاسلامیہ سے قیمتاً مل سکتی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

خدام الاحمدیہ کا سال اختتام اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے۔ جن قائدین نے ابھی جس جس ماہ کی رپورٹ کارگزاری نہیں بھجوائی۔ توجہ فرما کر رپورٹیں جلد مرکز میں ارسال کریں۔

(معتمد مج...)

0366

حافظ کلاس کا چار سالہ نصاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر حافظ کلاس کا نصاب حسب ذیل مقرر کیا جاتا ہے ماہوار رپورٹ نظارت کو بھجوائی جائے۔

سال اول: چھ پارے سورۃ فاتحہ سے مائدہ تک
سال دوم: ۷ پارے سورہ انعام سے ابراہیم تک
سال سوم: ۸ پارے سورہ الحجر سے السجدہ تک
سال چہارم: ۹ پارے سورہ احزاب سے الناس تک

(ناظر اصلاح و ارشاد)

گمشدہ پاس بک

ایک پاس بک PASS BOOK جو کہ پوسٹ آفس سیونگ اکاؤنٹ کی ہے مورخہ ۱/۱۰ کو دارالرحمت وسطی سے کالج جاتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گئی ہے جس کو ملی ہو براہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔ (ملک نعیم احمد ابن ملک منور احمد صاحب ایم ایس سی۔ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)